

<https://primeurdunovels.com/>

# میرے پاس رہو



از قلم: بنتِ محمود



"زینی۔۔ زینی! کہاں ہو؟؟" فروا بد حواسی سے پکارتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔

"کیا ہو گیا۔۔ یہی ہوں میں۔۔" اس نے مڑ کر اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

تمہاری ہوائیاں کیوں اڑی ہوئی ہیں؟؟

سب خیریت ہے نا؟؟؟" زینیہ نے اسکے گھبرائے ہوئے انداز کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ۔۔ نا"

بات یہ ہے کہ۔۔۔" وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی۔

"کیا بات ہے بتاؤ نا۔۔!"

"دیکھو! گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ بس زرا سی۔۔" وہ پھر خاموش ہو گئی تھی۔

## خوشخبری راسٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

**Prime Urdu Novels Publications**

**Whatsapp : 03335586927**

**Email : aatish2kx@gmail.com**

"زرا سی کیا۔۔ بولو آگے بھی۔۔" وہ اسکی طرف منتظر نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

آج اسکی سالگرہ تھی صبح سے ہی حنید کی کہی ہوئی بات اسے یاد آ رہی تھی، اور اسکا دل دہلا جا رہا تھا۔

"کہیں۔۔ اسکو کچھ۔۔" اس نے فروا کو دیکھتے ہوئے اچانک کہا تھا۔



اور جواباً فروا نے سر ہلایا تھا۔

"ایکسیڈنٹ ہوا ہے اسکا۔" اور زینیہ نے صوفے کا سہارا لیا تھا۔

"پریشانی کی کوئی بات نہیں ہوگی اِن شاء اللہ دعا کرو تم۔ اسد بھائی کے پاس فون آیا تھا، ابھی ہاسپٹل کے لیے نکلے ہیں وہ"

"م۔۔ مجھے ہاسپٹل جانا ہے" اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

"رکو! ابھی بھائی کو تو پہنچنے دو"

"نہیں، فروا مجھے جانا ہے" وہ روتے ہوئے باہر کی طرف بھاگی تھی۔

\*\*\*\*\*

وہ دونوں پچھلے صحن میں بیٹھی ایک دوسرے کے سر میں تیل کی مالش کر رہی تھیں۔

جب فروا سے چھوٹی، عروہ بھاگتی ہوئی وہاں آئی تھی۔

"آئے ہائے کیا ہو گیا ہے، آرام سے نہیں چلا جاتا، کالج پہنچی گئی ہو، ٹھہراؤ نام کو نہیں آیا تم میں ابھی تک" فروا نے ہمیشہ کی طرح اسے لتاڑا تھا۔

## خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

"میری کلاس تم بعد میں لے لینا ابھی میں جو خبر لے کر آئی ہوں وہ سنو" اس نے پھولی سانسوں کے درمیان کہا تھا۔

"فرمائیے۔۔!!" فروا نے سامنے بیٹھی زینی کے تیل لگے بالوں میں کنگھی کرتے ہوئے، گویا اس پر احسان کرتے ہوئے کہا تھا۔

"وہ بڑے کمرے میں سب بڑوں کے بیچ کوئی بیٹھک ہو رہی ہے، اور مجھے لگ رہا ہے زینی آپ اور حنید بھیا کی شادی کی بات ہو رہی ہے۔" ان دونوں کے قریب بیٹھتے ہوئے اس نے کہا تھا۔

عروہ کی منطق بھی نزالی تھی، زینی کو آپی کہتی تھی اور فروا جو کے زینی کی ہم عمر تھی اسکو نام سے بلاتی تھی، بہن ہونے کا advantage لیتی تھی۔

اسکی بات سنتے ہی وہ دونوں اندر کی طرف بھاگی تھیں۔

"ارے ارے۔۔ دیورانی صاحبہ آرام سے۔۔" راہداری میں انکا ٹکراؤ ندا بھا بھی سے ہوا تھا۔

انہوں نے زینی کو کندھوں سے تھامتے ہوئے کہا۔

زینی نے "دیورانی" سن کر نظریں جھکالی تھیں۔

"بھابھی! کیا سچ میں؟؟" فروا نے پرجوش انداز سے پوچھا۔

جوابا بھابھی نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا تھا۔

"کیا بات ہوئی؟؟" فروا کو پوری بات تفصیل سے سننے بغیر کہاں سکون آنے والا تھا۔

"ابو نے پھوپھو سے باضابطہ بات کی ہے رشتے کی، کہ کوئی رسم وغیرہ کر کے رشتہ

official کر دیا جائے، بڑوں کا خیال تو ہے کہ نکاح کر دیا جائے اور دو تین سال بعد جب

حنید کی نوکری ہو جائے گی تب رخصتی ہو جائے گی، دیکھو اب کیا ہوتا ہے۔۔"

ان دونوں کو بات کرتا چھوڑ وہ اندر کمرے میں آ گئی تھی۔

کیا ایسا بھی ہوتا ہے۔۔

جسے چاہا اسے پا لینا اتنا آسان ہوتا ہے۔۔۔

من ہی من میں سوچتی وہ مسکرائے جا رہی تھی۔

\*\*\*\*\*



"آہا۔۔ خوش تو بہت ہو گی آج تم" فروا اندر آئی تھی۔

اس وقت سے وہ شرم کے مارے کمرے سے باہر ہی نہیں نکلی تھی۔

تھوڑی دیر پہلے امی بھی آ کر اسکو ساری بات بتا گئی تھیں۔

مقصد اسکو مطلع کرنا تھا، اسکی مرضی سے تو سب ہی واقف تھے۔

مگر دوسری طرف کیا حالات تھے اسکے بارے میں زینی قطعی طور پر لاعلم تھی۔

اس نے مسکراتے ہوئے تکیے سے بیڈ جھاڑا اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ "دوسری طرف کے کیا حالات ہیں؟" دل کی بات زبان پر لے آئی تھی۔

"میں خود بھی curious ہوں یہ جاننے کے لیے۔۔" اسکے برابر بیٹھتے ہوئے فروا نے بولنا شروع کیا۔

"کل آ رہا ہے واپس۔۔ کیا ہی کہے گا بے چارہ بڑے پاپا کے سامنے تو بڑے بڑوں کی بولتی بند ہو جاتی ہے، یہ حنید (hunaid) صاحب کیا چیز ہیں۔" فروا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں کیا لگتا ہے، وہ دل سے راضی نا بھی ہوا تو بڑے ماموں کی وجہ سے انکار نہیں کر پائے گا۔" زینی نے استفسار کیا۔

"کیوں راضی نہیں ہو گا، اور راضی نا راضی کا تو کوئی option ہی نہیں ہے وہ جانتا ہے کہ بچپن سے تم اسکی ہی ہو، بلکہ وہ ہی کیا اسد بھائی کا تین سالہ سعد بھی جانتا ہے۔۔۔ کہ تم اسکی۔۔" شرارت سے کہتے ہوئے اسے زینی کی طرف دیکھا تھا۔

اور جواب میں زینی نے اسے کھینچ کے تکیہ مارا تھا۔

"باہر آ جائیں کھانا لگ گیا ہے" اسی اثناء میں کنول نے اندر جھانک کر کہا تھا۔

"اے کنول! اندر تو آؤ بات تو سنو۔۔ تمہارے بھائی کی بات پکی ہوئی ہے، مبارک تو وصول کرو۔۔" فروا نے ہانک لگائی تھی۔

مگر کنول سنی ان سنی کر کے جا چکی تھی۔

"دونوں بہن، بھائی ایک جیسے ہیں کھڑوس، پتا نہیں کس پر چلے گئے ہیں، نا تو تائی امی ایسی ہیں نا ہی بڑے پاپا بلکہ اسد بھائی بھی اتنے نائس ہیں پر یہ دونوں تو سارے جہاں سے بے زار پھرتے ہیں جیسے۔" فروا اسے اپنی قیمتی آراء سے اگاہ کر رہی تھی۔

اس بات سے واقعی میں انکار نا تھا کہ ناصر ف تائی امی بلکہ اسکی امی دونوں ہی نرم دل ، سادہ لوح خواتین تھیں، ان کے گھر روایتی رشتوں والی کوئی چیقلش نہیں تھی۔

یہی وجہ تھی جب زینی کی والدہ شادی کے چند سالوں بعد بیوگی کی چادر اوڑھے آٹھ سالہ زینیہ کا ہاتھ تھامے بھائیوں کی دہلیز پر واپس آئی تھیں۔

تو دونوں بھائیوں نے نند کے لیے گھر کے دروازے اور اپنی بائیں واکر دی تھیں۔

\*\*\*\*\*

وہ واپس آ چکا تھا۔

اور فروا کی پیشن گوئی کے مطابق اسکی طرف سے کسی بھی قسم کا احتجاج یا انکار نہیں کیا گیا تھا۔

وہ بالکل ویسا ہی تھا ہمیشہ جیسا، اکھڑ مزاج ، کچھ کچھ مغرور اور بہت زیادہ بے نیاز۔ فروا سچ کہتی تھی کنول اور وہ دونوں بہن بھائی بالکل ایک جیسے تھے، حالانکہ کنول عروہ کی ہم عمر مگر پھر بھی ان دونوں کی ویسی دوستی نہیں تھی، جیسی فروا اور زینی کی تھی، وہ دونوں تو مانو یک جان دو قالب تھیں۔

حنید کے مقابلے میں اسد بھائی بالکل الٹ تھے، کہنے کو سگے بھائی تھے مگر سکے کے دو الگ رخ۔۔ حنید جتنا اکھڑ مزاج تھا اسد بھائی اتنے ہی خوش مزاج اور گھل مل کر رہنے والے تھے۔

اس لیے تو چاروں لڑکیوں کے فیورٹ بھائی تھے۔

حنید تعلیم کی غرض سے اسلام آباد میں رہتا تھا، یہ اسکا فائنل ایئر تھا اسکے واپس آتے ہی، نکاح کی تاریخ رکھ دی گئی تھی۔

پندرہ دن بعد نکاح تھا اور تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔

\*\*\*\*\*

تیاریوں میں پتا ہی نہیں چلا تھا اور دن پلک جھپکتے گزر گئے تھے۔

اور بلاخر آج نکاح کا دن آن پہنچا تھا۔

گھر میں خوب ہلچل اور گہما گہمی تھی ان لوگوں نے دو ٹیمیں بنالی تھیں۔

اسد بھائی اور فروا لڑکی والوں کی طرف جبکہ کنول اور عروہ لڑکے والے تھے۔



وہ دونوں سیٹج پر بیٹھے تھے، حنید حسب معمول اپنے اکھڑ رویے کیساتھ ٹھس سا بیٹھا تھا۔ جبکہ زینی کی گردن بار حیا سے اٹھ ہی ناپا رہی تھی۔ مگر دل میں بقول فروا لڈو پھوٹ رہے تھے۔

فروا ہر دم ہر لمحہ اسکے ساتھ تھی، بیک وقت وہ اسکی بہن بھی تھی اور دوست بھی۔ خلاف توقع کنول نے عروہ کیساتھ مل کر خوب رونق لگائی تھی اور انکے خاص دن کو چار چاند لگا دیے تھے۔

ایجاب وقبول کے مراحل طے ہوئے تھے اور زینیہ ہمیشہ کے لیے حنید کی ہو گئی تھی۔

\*\*\*\*\*

فنگشن ختم ہونے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آچکی تھی اور بار بار موبائل کی سکرین دیکھتی تھی اور مایوس ہو کر الٹا کر کے رکھ دیتی تھی۔

بلا مبالغہ پندرہویں بار اس نے موبائل اٹھایا تھا جب میک اپ ریمو کرتی فروا اس کے پاس آئی تھی۔

"وہ نہیں کر رہا تو تم کر لو میسج" اس نے موبائل کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"ہوں۔۔۔" زینی نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

وہ واقعی حنید کے میسج کا انتظار کر رہی تھی۔

اور فروا اسکے بتائے بغیر ہی یہ بات جانتی تھی، اتنی ہی گہری دوستی تھی ان دونوں کی وہ ایک دوسرے کی ہر بات سے واقف تھیں اور بن کہے ایک دوسرے کی بات جان لیتی تھیں۔

"فروا! اس نے ایک بار بھی مجھے نہیں دیکھا، کیا میں پیاری نہیں لگ رہی" وہ روہانسی ہو گئی تھی۔

"پگلی۔۔۔ بہت پیاری لگ رہی ہو تم، پتا تو ہے تمہیں اسکا ایسا ہی ہے وہ" فروا کا انداز تسلی امیز تھا۔

"ایک بار مبارک ہی دے دیتا، کوئی بات ہی کر لیتا۔ میسج ہی کر دیتا" اس نے ایک بار پھر موبائل اٹھا کر دیکھا تھا۔

"تم کر لو میسج تمہارا بھی حق بنتا ہے مبارک دینا، اب تو خیر سے شوہر ہوتے ہیں موصوف آپ کے" آخر میں شرارت سے اس نے کہا۔

اور وہ لال ٹماٹر ہو گئی تھی۔

"اوہ ہو someone is blushing" فروانے کہتے ہوئے اسے گلے لگایا تھا۔

"میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں زینی۔۔۔" اسکے گال پر پیار کرتے ہوئے اس نے صدق دل سے کہا تھا۔

"چلو! کر لو میسج پھر چینج کر لو، تھک گئی ہو گی تم، تب تک میں چینج کر کے آتی ہوں" کہتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔

چند پل سوچنے کے بعد زینی نے فون اٹھایا تھا، اور "نکاح مبارک" کا میسج کر دیا تھا۔  
میسج فوراً سین ہو گیا تھا۔

اسکے دل کی دھڑکن بڑھ گئی تھی۔

کچھ پل سرک گئے تھے اسکی نظریں موبائل سکرین پر جمی تھیں۔

ایک منٹ۔۔۔

دو منٹ۔۔۔

پانچ منٹ گزر گئے تھے مگر وہاں سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

اسکے آنکھوں کی جوت مدہم پڑ گئی تھی۔

\*\*\*\*\*

اس کا انتظار، انتظار ہی رہا وہاں سے جواب نا آنا تھا اور نا ہی آیا۔

مگر زہنی دل برداشتہ نا ہوئی تھی۔

کیا ہوا جو جواب نہیں آیا تھا اس نے میسج کرنے سے بھی تو نہیں روکا تھا۔

اب تو زہنی میڈم کو جیسے راستہ مل گیا تھا، پہلے جو جھجک تھی وہ آہستہ آہستہ ختم ہو گئی تھی۔

اسکی سالگرہ ہوتی، عید ہوتی یا کوئی اور موقع وہ ہر بار اسے میسج کر کے ضرور وش کرتی۔

میسج فوراً دیکھ لیا جاتا مگر جواب نہیں آتا تھا۔



اور نا ہی اس نے خود کبھی اسے میسج کیا تھا یا برتھ ڈے وش کی تھی۔

وہ اسکی محبت کو حق سمجھ کر وصول کرتا اور دن با دن مزید مغرور ہوا جاتا تھا۔

ان کے نکاح کو دو سال گزر چکے تھے۔

حنید تعلیم مکمل ہونے کے بعد جاب کر رہا تھا۔

فروا اور زینی کا ماسٹرز بھی ہو گیا تھا اور وہ دونوں ایم فل کرنے کے لیے اسلام آباد جانا چاہتی تھیں۔

حالانکہ گھر والے ان دونوں کی شادی کے خواہاں تھے۔

مگر فروا کا اچھا رشتہ ناملنے کی وجہ سے یہ معاملہ اتوا کا شکار تھا اور حنید بھی اتنی جلدی شادی کے لیے راضی نا تھے۔

بادل ناخواستہ ان دونوں کو اسلام آباد جانے کی اجازت مل گئی تھی۔

چونکہ حنید پہلے سے اسلام آباد میں رہائش پذیر تھا پڑھائی مکمل ہونے کے بعد وہ وہ پر جاب کر رہا تھا۔

گھر والوں کا خیال تھا کہ وہ تینوں کرائے پر کوئی فلیٹ لے کر ساتھ رہ لیں گے۔

مگر حنید نے سنتے ہی انکار کر دیا تھا۔

جب اس نے انکار کر دیا تھا تو مطلب تھا کہ اب وہ کسی صورت نہیں مانے گا، اتنا ہی مشکل تھا اس سے اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام کروانا۔

اس نے ان دونوں کے لیے اپنے فلیٹ کے سامنے ہی ہاسٹل کا انتظام کر دیا تھا۔

جبکہ وہ خود اپنے کولیگ کے ساتھ ایک فلیٹ شیر کرتا تھا۔

ہاسٹل اور فلیٹ آمنے سامنے تھے درمیان میں ون وے سڑک تھی۔

اسلام آباد آئے ہوئے انکو کافی مہینے گزر چکے تھے، گھر سے لانے اور واپس لے جانے کی ذمہ داری حنید کے کندھوں پر تھی اور وہ بلاشبہ وہ یہ ذمہ داری احسن طریقے سے نبھا رہا تھا۔

ایک ساتھ آنے جانے کی وجہ سے اسکی اور زینی کی آپس میں بات چیت بھی ہو جاتی تھی، نہایت سرسری وہی روز مرہ مرہ کی باتیں۔

یعنی کب جانا ہے واپس؟

کوئی مسئلہ تو نہیں؟

کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟؟ وغیرہ۔۔۔

اور زینی کئی پہر تک شاداں و فرحاں گھومتی تھی۔

\*\*\*\*\*

اس دن وہ اپنی اسائنمنٹ بنا رہی تھی جب فون کی گھنٹی بجی تھی۔

اور "حنید کالنگ" لکھا دیکھ کر اسے اپنی آنکھوں پر یقین نا آ رہا تھا کہ وہ اسے کال بھی کر سکتا ہے۔

اس سے پہلے کے کال بج کر بند ہو جاتی وہ حیرت کے جھٹکے سے سنبھلی تھی اور فون اٹھا لیا تھا۔

"ہیلو۔۔۔" اسکے حلق سے پھنسی پھنسی آواز نکلی تھی۔

"ہیلو زینی۔۔۔" دوسری طرف سے تصدیق کی گئی تھی۔

"جی۔۔جی" اس سے آگے کچھ بولا ناگیا تھا اس سے۔

"وہ اصل میں میری طبیعت کچھ خراب ہے، سر میں درد ہے اور بخار بھی ہو رہا ہے، تو میں کہہ رہا تھا کیا تم میرے پاس آ سکتی ہو؟" اس کی زکام زدہ آواز سنائی دی تھی۔

اور زینیہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے کیا جواب دے وہ بے چاری تو ابھی تک حیرت زدہ تھی کہ وہ واقعی اس سے مخاطب ہے، نا صرف اس سے اتنی لمبی بات کر رہا ہے بلکہ نارمل انداز میں بات کر رہا ہے۔

"کیا ہوا تم نہیں آ رہی؟" وہ اسکی خاموشی کو کچھ اور سمجھا تھا۔

"نہ۔۔ نہیں نہیں۔۔ آ رہی ہوں میں (حیرت کم ہونے کے بعد)" اس نے فوراً سے کہا تھا۔

"ہاں پلینز جلدی آؤ۔۔ اور فکر مت کرو، میں اکیلا ہوں عمر گھر گیا ہوا ہے ویسے بھی۔۔" اس نے کہا تھا۔

"جی آ رہی ہوں بس۔۔" اس نے کہتے ہوئے فون بند کیا تھا۔

اور اسی وقت فروا کمرے میں داخل ہوئی تھی۔



"کہاں جانے کی بات ہو رہی ہے؟؟" اس نے آبرو اچکائے تھے۔

اور جواباً زینی نے اسے پر جوش انداز میں ساری بات بتائی تھی۔

فروا مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی، جس کے ہر ہر انداز سے خوشی عیاں تھی۔ "اوہو۔۔ ملاقاتیں" فروا نے اسے چھیڑا تھا۔

"بکواس مت کرو" شرم سے اسکا چہرہ لال ہو گیا تھا۔

"جاؤ ناب۔۔" اسے ہنوز بیٹھے دیکھ کر فروا نے کہا تھا۔

"سچ میں چلی جاؤ؟" اس نے معصومیت سے پوچھا تھا۔

"ہاں تو پاگل۔۔۔ سچ میں نہیں تو کیا کوئی اور طریقہ بھی ہے کیا تمہارے پاس؟ جاؤ غیر تھوڑی ہے کوئی۔۔ شوہر ہے تمہارا۔ بے چارہ پتا نہیں کب سے بیمار ہے، جاؤ پتا کرو اور کچھ کھانے کے لیے بھی بنا دینا" بیڈ پر بیٹھتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں اس نے کہا تھا۔

تب ہی مغرب کی اذان ہونے لگی تھی۔

"نماز پڑھ کے جاتی ہوں" وہ واشروم کی طرف بڑھ گئی تھی۔

یہ ایک سرد شام تھی سر شام ہی اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

نماز پڑھ کر وہ ہاسٹل سے نکلی تھی، شال کو اچھے سے اپنے گرد لپیٹا تھا۔

اور سڑک پار کر گئی تھی۔

اپارٹمنٹ کے باہر پہنچ کر اس نے گہری سانس لی تھی اور دروازہ کھول کر اندر آ گئی تھی۔

وہ ایک بار پہلے بھی فروا کے ساتھ یہاں آ چکی تھی۔ یہ چھوٹا سا، ایک لاؤنج اور بیڈروم پر مشتمل اپارٹمنٹ تھا۔

لاؤنج خالی تھا، مطلب حنید اندر روم میں تھا۔

وہ ہچکچاتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔

دروازہ کھلا ہوا تھا اس نے اندر جھانکا تھا۔

اور سامنے ہی وہ بیڈ پر کنبل اوڑھے لیٹا نظر آیا تھا۔ اسے دیکھ کر اٹھ بیٹھا تھا۔

"آؤ! اندر آ جاؤ۔ سوری تمہیں ڈسٹرب کیا" وہ اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا تھا۔  
"نہیں۔ اس اوکے لیٹے رہیں آپ۔ طبیعت کیسی ہے آپ کی؟" وہ اندر آ چکی تھی۔

"ہاں طبیعت ٹھیک نہیں ہے، بخار تیز ہو رہا ہے لگتا ہے،" وہ نقاہت سے بولا۔ "آپ نے  
ڈاکٹر کو نہیں دکھایا؟" اس نے پوچھا۔

"دکھایا ہے یار۔۔۔ میڈیسن دی ہیں اس نے، کچھ کھاؤں گا تو دوائی لوں گا نا" وہ دوبارہ لیٹ  
گیا تھا۔

مطلب فروا کا خیال درست تھا۔

"کیا۔ کیا بناؤں؟؟" انگلیاں چٹختے ہوئے اس نے پوچھا۔

"سینڈویچ اور چائے بنا دو، سامان سارا کچن میں رکھا ہو گا" جھٹ سے جواب آیا تھا۔ وہ کچن  
کی جانب بڑھ گئی تھی، اور تھوڑی ہی دیر بعد، سینڈویچ اور چائے لے آئی تھی۔

حنید کا چھینک چھنک کر برا حال ہو رہا تھا۔

اس نے ٹرے لا کر بیڈ پر اسکے پاس رکھی تھی۔

"بیٹھو نا۔۔ کھڑی کیوں ہو؟" اٹھ کر بیٹھتے ہوئے وہ گویا ہوا۔

وہ چپ چاپ بیڈ کے متوازی پڑے صوفے کے سرے پر بیٹھ گئی۔

"ارے صحیح سے بیٹھو نا، ایسے لگ رہا ہے ابھی اٹھ کر بھاگ جاؤ گی" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

زینی تو اسکی مسکراہٹ دیکھ کر حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھی، وہ حنید جو سال کے سال مسکراتا تھا، اور اگر سامنے زینیہ ہو تو توبہ کیچی مئے کہ، اسکے ہونٹوں پر بھولے سے بھی مسکراہٹ کھل جائے۔ (ایویں ہی اپنی اہمیت جتانے کو معزز بنا رہتا تھا)

اور آج وہی حنید ناصر ف مسکرا رہا تھا، بلکہ اس سے باتیں بھی کر رہا تھا، وہ بھی بالکل نارمل انداز میں، حیرت ہی حیرت کا مقام تھا زینیہ کے لیے۔

مگر شاید بیماری کیوجہ سے وہ تھوڑا حساس ہو گیا تھا، بیمار ویسے بھی توجہ چاہتا ہے، اب اور تو کوئی تھا نہیں یہاں جو اسے توجہ دیتا، شاید اس لیے ایسے وقت میں اسے زینی کا خیال آیا تھا۔



اس سے چھوٹی چھوٹی باتیں کرتے وہ ناصرف چائے اور سینڈوچ ختم کر چکا تھا بلکہ دوائی بھی لے چکا تھا۔

"میں جاؤں اب؟؟" ٹرے ہاتھ میں پکڑے اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"آں۔۔۔ ہاں چلی جاؤ مگر جانے سے پہلے کھچڑی بنا کے رکھ جانا، ابھی میں سونے لگا ہوں، رات کو اگر مجھے بھوک لگے گی تو کھا لوں گا۔

وہ تو لگتا تھا پورا مینیو تیار کر کے بیٹھا ہے۔

زینی جی اچھا کہتی سست قدموں سے چلتی دوبارہ سے کچن میں آگئی تھی۔

\*\*\*\*\*

جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا اس پر عجیب گھبراہٹ طاری ہوتی جا رہی تھی۔ گھبراہٹ میں وہ دوبارہ اپنا ہاتھ جلا چکی تھی۔

عجلت میں اپنا فون بھی روم میں بھول آئی تھی ورنہ کال کر کے، فروا کو ہی بلا لیتی۔

وہ مغرب کے وقت وہاں آئی تھی اور اب عشاء کی اذانیں ہونے لگی تھیں۔ کچھری تیاری کے آخری مراحل میں تھی، جب حنید نے اسے آواز دی تھی۔

وہ چولہے کی آنچ دھیمی کرتی، اس کے کمرے میں آگئی تھی۔

"یہ پانی نہیں ہے اس میں، لے آؤ پلینز" اس نے خالی جگ کی طرف اشارہ کیا تھا۔

وہ جگ لے کر کچن میں آئی اور پانی بھر کر واپس کمرے میں آگئی۔

وہ سائیڈ ٹیبل پر جگ رکھ کر مڑی ہی تھی۔

جب حنید نے اسے مخاطب کیا اور ایک بات کہی۔۔ بات کیا تھی سنتے ہی اس کے تو پیروں سے زمین نکل گئی تھی۔

وہ کہہ رہا تھا!!

"ویسے جب میں نے تمہیں کال کی تو اندازہ نہیں تھا کہ تم آ جاؤ گی۔

کیا تم واقعی میں مجھے اتنا پسند کرتی ہو کہ میرے ایک بلاوے پر چلی آؤ۔۔۔

جب کہ تمہیں بتایا بھی تھا میں نے کہ میں اکیلا ہوں تم پھر بھی آگئی۔۔"

وہ تو سنتے ہی جیسے پتھر کی ہو گئی تھی۔

"اگر میں یہاں تمہارے ساتھ کچھ۔۔۔۔۔" اسکی طرف دیکھتے اس نے کہا تھا۔

اور پتھر میں ہلچل ہوئی تھی۔

اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

اسکی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔

اسے دیکھتے ہی حنید کو احساس ہوا تھا کہ وہ اسے کیا کہہ چکا ہے۔

اس نے دھیرے دھیرے اپنے قدم پیچھے کیے تھے۔

حنید کبل ہٹاتے ہوئے فوراً کھڑا ہوا تھا۔

"زینی۔۔۔"

اور وہ تیزی سے دروازے کی طرف بھاگی تھی۔

"زینی رکو۔۔۔۔۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا" وہ اسکے پیچھا بھاگا تھا۔

مگر وہ بھاگ کر سڑک عبور کر گئی تھی۔

\*\*\*\*\*

جتنی تیزی سے وہاں سے آئی تھی، اپنے کمرے تک آتے آتے اتنی ہی سست ہو گئی تھی۔

اس نے دھیرے سے دروازہ کھولا تھا اور شکسہ قدموں سے چلتے ہوئے، بیڈ پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئی تھی۔

چند پل یوں ہی گزر گئے تھے۔

جب فروا کو کچھ غیر معمولی پن کا احساس ہوا تھا اس نے موبائل سے سر اٹھایا تھا اور زینی کو دیکھا تھا۔

اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔

"زینی۔۔ کیا ہوا، ایسے کیوں بیٹھی ہو؟ طبیعت ٹھیک ہو گئی حنید کی؟" اس نے پوچھا۔

مگر زینی کی طرف سے کوئی جواب ناپا کر وہ کھسک کر اسکے قریب ہوئی تھی۔ "زینی۔۔" فروا نے اسکا کندھا ہلایا۔



"زینی کیا ہوا؟؟؟" وہ صحیح معنوں میں پریشان ہو گئی تھی۔

"گھر۔۔ گھر جانا ہے مجھے" اس نے جوابا کہا۔

"گھر کیوں؟؟؟ کیا ہوا بتاؤ تو سہی؟؟؟ حنید نے کچھ کہا ہے" اور حنید کے نام پر اس کی پلکوں پر ٹھہرے آنسو بہہ نکلے تھے۔

"کیا۔۔ کہا ہے اس نے" اس نے پوچھا۔

زینی کے رونے میں شدت آ چکی تھی۔

"زینی پلیز بتاؤ۔۔۔" فروا صحیح معنوں میں پریشان ہو گئی تھی۔

"فروا۔۔ وہ۔۔ وہ کہتا ہے، میں جب جانتی تھی کہ وہ فلیٹ میں اکیلا ہے، پھر بھی۔۔۔

پھر بھی۔۔ کیوں گئی میں اس کے پاس

میں تو اسکے بلانے پر گئی تھی نا فروا" اس نے اس کے بازو ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں اسکے بلانے پر تو گئی تھی۔۔" فروا نے نا سمجھی سے سر ہلا دیا تھا۔

اس سے پہلے کے وہ مزید آگے کچھ کہتی اس کے فون پر حنید کی کال آگئی تھی۔  
اسنے کال اٹھائی تھی۔

"ہیلو فروا۔۔۔ زینی آگئی ہے" اس نے عجلت سے پوچھا۔

"ہاں آ تو گئی ہے تم نے کچھ کہا ہے اسے؟" اسنے پوچھا۔

جوابا وہ چپ ہو گیا تھا، فروا مزید پریشان ہو گئی تھی۔

"بتاؤ"

"وہ فروا۔۔۔ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا پتا نہیں کیسے میرے منہ سے نکل گیا" وہ کہہ رہا تھا۔

"کیا کہا بتا بھی دو" وہ چیخ گئی تھی جیسے۔

اور اس نے آہستہ آہستہ ساری بات بتائی تھی اسے۔

"تم۔۔۔ تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو؟" حیرت اور بے یقینی اسکے لہجے سے عیاں تھی۔

تم میری بات کرواؤ اس سے۔ میں سوری کر لیتا ہوں اس سے۔

"سوری کرنے سے ٹھیک ہو جائے گا سب" اس نے زینہ کو دیکھا تھا جس کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ اور غصے سے فون بند کر دیا تھا۔

"زینی۔۔" اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"ریلیکس۔۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوا۔۔" وہ اسے کام ڈاؤن کر رہی تھی۔

\*\*\*\*\*

رات جیسی تیزی گزر گئی تھی صبح ہوتے ہی وہ واپس جانے کی ضد کرنے لگی تھی۔

فروا کو بھی یہی صحیح لگا تھا حنید کو جانے کا کہہ کر وہ سامان پیک کرنے لگی تھی۔

کچھ دیر بعد اس کا میسج آ گیا تھا اور وہ دونوں سامان اٹھا کر باہر آ گئی تھیں۔

ان کے بیٹھتے ہی، حنید پیچھے گم سم بیٹھی زینہ سے مخاطب ہوئی تھی۔

"زینی i'm sorry میرا وہ مطلب نہیں تھا، پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔"

"فروا مجھے سٹاپ پر چھوڑ دو۔۔۔ بس پر چلی جاتی ہوں" اسنے سپاٹ لہجے میں اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

جس کا مطلب تھا کہ وہ مزید بات نہیں کرنا چاہتی۔

فروا نے حنید کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔ اور وہ دل مسوس کر رہ گیا تھا۔

\*\*\*\*\*

وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے واپس آ چکی تھی، حنید واپسی میں پورا رستہ اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا رہا تھا، مگر بے سود۔۔۔

فروا البتہ خاموش تھی۔

ان لوگوں کو آئے ہوئے دودن ہو چکے تھے اور ان دو دنوں میں حنید نے اسے سوری کے سینکڑوں میسج کیے تھے، مگر وہ تو اپنے موبائل سے ہی لاعلم اور لا تعلق تھی۔

گھر والوں کے سامنے بڑی دقتوں سے وہ خود کو نارمل ظاہر کر رہی تھی مگر کمرے میں آتے ہی وہ بالکل گم سم ہو جاتی تھی۔



حنید نے کئی بار کوشش کی تھی روبرو بات کرنے کی مگر وہ اسے دیکھتے ہی رخ موڑ لیتی تھی یا اٹھ کر چلی جاتی تھی۔

ایسے میں حنید بے بسی سے فروا کو دیکھ کر رہ جاتا تھا۔

اور جو اب فروا اسے ملا متی نظروں سے گھورتی تھی۔

"فروا! میں کیسے تمہیں یقین دلاؤں میرا ایسا کوئی اردہ ہی نہیں تھا، وہ سب پتا نہیں کیسے میرے منہ سے نکل گیا۔" وہ پھر بے چارگی کی تصویر بنا فروا کے سامنے تھا۔

"بات وہ کرو جس پر یقین بھی کیا جاسکے۔۔۔ یہ کوئی بات ہے کہ جی۔۔۔ وہ تو میرے منہ سے نکل گیا۔ آپ کے منہ سے جو نکلا ہے نازہر حنید صاحب! وہ کسی کے وجود کو نیلو نیل کر چکا ہے، اور آپ۔۔۔" اس کا لہجہ زہر خند تھا۔

"تم پتا ہے قابل ہی نہیں تھے زینی کے، تم ڈیزرو ہی نہیں کرتے اسکا پیار۔۔۔ تم تو شروع سے ایسے ہی تھے، وہ ہی پاگل تھی۔۔۔"

"نہیں فروا ایسا نہیں ہے"

"ایسا ہی ہے حنید"

"ہاں شاید میں نے اسکے پیار کو for granted لے لیا تھا۔" اسنے دھیرے سے کہا۔

"لیکن اب مجھے احساس ہو گیا ہے، فروا۔"

تم بس ایک بار اسے کہو میری بات سن لے، مجھے یقین ہے میں اسکی غلط فہمی دور کر لوں گا" اس کا لہجہ پر عزم تھا۔

"وہ تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔" فروا نے کہا تھا۔

"تم ایک آخری بار کوشش تو کرو" اسنے جیسی منت کی تھی۔

فروا نے نا چاہتے ہوئے سر ہلا دیا تھا۔

\*\*\*\*\*

"زینی! اٹھو باہر چلیں شام ہو گئی ہے دیکھو" بیڈ پر اسکے قریب بیٹھتے ہوئے فروا نے کہا تھا۔

زینی تکیے میں سر دیے ہنوز سوئی ہوئی تھی۔

"زینی! اس نے دوبارہ آواز دی تھی۔

"ہوں۔۔"

"چلو نا باہر چلیں" وہ آہستہ آہستہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

"نہیں دل نہیں کر رہا میرا" قدرے بھاری آواز میں اس نے کہا۔

"زینی کب تک چلے گا ایسے۔۔۔۔"

حنید بہت شرمندہ ہے، ایک بار بات سن لو اسکی۔۔

"شرمندہ۔۔۔ بس شرمندہ فروا" اسنے فروا کی بات کاٹی تھی۔

"میں جب سوچتی ہوں نا اس وقت کو، میرا دل کرتا ہے ختم کر لوں خود کو۔۔" وہ رونے لگی تھی۔

اور باہر کھڑے حنید کے چہرے پر سایا سا لہرایا تھا۔

"زینی! میری جان مت کہو ایسا، کچھ نہیں ہوا۔۔ ریلیکس۔۔"

"کچھ ہوا نہیں، مگر ہو تو سکتا تھا نا فروا۔ اگر وہ کچھ کر بھی لیتا تو میں کیا کر لیتی۔۔ وہ تو سارا الزام مجھ پر ڈال دیتا، سب جانتے ہیں اسے تو مجھ میں کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے، یہ تو میں ہی۔۔۔"

تم بھی مان لیتی فروا اسکی بات۔۔۔ ہاں بتاؤ" اس نے بہکے ہوئے انداز میں پوچھا تھا۔  
اور اسکی حالت دیکھ کر فروا نے ایک بار پھر حنید پر غائبانہ لعنت بھیجی تھی۔  
یہ بات صرف فروا جانتی تھی کہ وہ کتنی حساس تھی، وہ کیسے چھوٹی چھوٹی باتوں کو سر پر سوار کر لیتی تھی، اگر حنید یہ جانتا ہوتا تو کبھی ایسی بات کرنے کا نا سوچتا۔

\*\*\*\*\*

گھر بھر میں ہلچل مچ گئی تھی، جب زینی نے اسلام آباد واپس جانے سے انکار کر دیا تھا۔  
"کیوں نہیں جانا تم نے واپس" امی نے اس سے باز پرس کی تھی۔  
"مجھے نہیں سمجھ میں آ رہا تھیس" اس نے دھیمے لہجے میں تو جیہہ پیش کی۔



"یہ تمہیں ایک سال گزرنے کے بعد خیال آیا ہے، چپ کر کے تیاری کرو جانے کی، حرام کے پیسے نہیں ہیں میرے بھائیوں کے پاس جو تم پر لٹاتے رہیں، پہلے ضد کر کے داخلہ لیا ہے اور اب میڈم صاحبہ کہہ رہی ہیں انکو پڑھائی سمجھ میں نہیں آ رہی۔۔" غصے سے انکی آواز کانپ گئی تھی۔

"پھوپھو۔۔ پھوپھو غصہ کیوں کر رہی ہیں آپ، میں کرتی ہوں نا بات۔۔ جائے گی واپس۔۔ میں لے کر جاؤں گی نا، اس کے بغیر میں جاسکتی ہوں کیا؟" فروا نے انہیں رام کرنے کی کوشش کی تھی۔

مگر ماں کی لعنت ملامت، فروا کے سمجھانے اور حنید کی معافی اور منت سماجت اس پر کسی چیز کا اثر نہیں ہوا تھا۔

وہ واپس جانے کے لیے راضی نا ہوئی تھی۔

حنید اس سے بات کرنے آیا تھا مگر وہ چپ چاپ سامنے دیوار کو تکتی رہی تھی، جیسے اس سے ضروری کام کوئی نا ہو اس کے لیے۔

وہ بے بسی سے فروا کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔

سب گھر والوں نے اسکو اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا، فروا بجھا دل لیے حنید کے ساتھ اسلام آباد چلی گئی تھی۔

\*\*\*\*\*

دن بے کیف سے گزر رہے تھے، فروا کو گئے کافی دن ہو چکے تھے، زینی سارا وقت اپنے کمرے میں بند رہتی تھی۔

دل کرتا تھا تو سب کے بیچ بیٹھ جاتی ورنہ الگ اپنے کمرے میں پڑی رہتی۔

اس دن وہ کمرے میں لیٹی ناول پڑھ رہی تھی، جب اچانک فروا دروازہ کھول کر آئی تھی۔

"سرپرائز۔۔" کہتے ہوئے اس سے لپٹ گئی تھی۔

"تم کیسے اچانک۔۔؟" زینی نے حیرت سے استفسار کیا۔

"بس تمہارے بغیر دل ہی نہیں لگ رہا تھا۔" اسے دیکھتے ہوئے مسکرائی تھی۔ "زینی ایک خبر

سنی ہے میں نے کیا سچ ہے وہ؟" کچھ توقف کے بعد فروا نے کہا۔

"کیا خبر؟؟" اس نے لاپرواہی سے پوچھا۔

"تمہیں واقعی نہیں پتا؟"

"کچھ بتاؤ گی تو۔۔ پتا چلے گا کس بارے میں بات کر رہی ہو۔"

"وہ۔۔۔"

"ہمم۔۔ وہ کیا"

"بڑے پاپا چاہتے ہیں تمہاری اور حنید کی رخصتی کر دی جائے، حنید نے بتایا مجھے کل" اسکی طرف دیکھتے ہوئے بات مکمل کی تھی۔

اور جواب میں وہ بالکل گم سم ہو گئی تھی۔

"اس لیے میں تم سے کہہ رہی تھی اسلام آباد چلو۔۔۔ بڑے پاپا کہتے ہیں جب تم آگے پڑھ نہیں رہی اور حنید بھی اب جاب میں سیٹ ہو گیا ہے، بلکہ وہ واپس آ رہا ہے اگلے مہینے ٹرانسفر ہو گیا ہے اسکا لاہور، تو تم لوگوں کی شادی کر دینی چاہیئے اب۔۔"

سن رہی ہو کہ نہیں" اسکی غیر توجہی کو نوٹس کرتے ہوئے فروا نے اسکا کندھا ہلا کر متوجہ کیا تھا۔

اور جواب میں اس نے "ہوں" کہنے پر اکتفا کیا تھا۔

\*\*\*\*\*

ان دونوں کی ڈیٹ رکھ دی گئی تھی اور گھر میں شادی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔

جب بوکھلایا ہوا سا حنید فروا کے پاس آیا تھا۔

"فروا! یہ کیسے وہ کیسے مان گئی شادی کے لیے" وہ فروا اور زینی کے مشترکہ کمرے میں آیا تھا۔

اس سے پہلے کے فروا کوئی جواب دیتی زینی واشروم سے نکل کر آئی تھی اور حنید سے تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہوتے ہوئی گویا ہوئی تھی۔



"ہائے۔۔ حنید صاحب آپ سا مظلوم بھی کوئی ہو گا، جس لڑکی سے پیچھا چھڑوانے کے لیے آپ نے اسکی عزت نفس روند ڈالی وہ لڑکی پھر بھی آپ کے متھے منڈھی جا رہی ہے۔۔۔ پتچ افسوس"

"آپ بھی سوچتے ہوں گے کیا ڈھیٹ لڑکی ہے" وہ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

"زینی ایسی بات نہیں ہے، میں کبھی بھی یہ نہیں چاہتا تھا کہ میری شادی تم سے نا ہو، مگر اس دن کے بعد سے مجھے لگا تھا کہ تم انکار کر دو گی، لیکن تم نے انکار نا کر کے مجھے کتنی خوشی اور زہنی سکون دیا ہے تم نہیں جانتی" وہ بیڈ کے سامنے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

فروا ان دونوں کے درمیان خاموش تماشائی تھی۔

"میں کیسے انکار کرتی فروا۔۔؟" اس نے اپنے برابر بیٹھی فروا کی طرف دیکھا تھا۔ "یہ نکاح تھا کوئی منگنی تو نا تھی جو انکار کرنے سے ٹوٹ جاتی، انکار کا تو آپشن ہی نہیں ہے میرے پاس" وہ طنزیہ ہنسی تھی۔

"اور اگر آپ کا بھلا کرتے ہوئے اس نکاح کو ختم کرنا بھی چاہوں تو کیا جواز دوں، بتائیں؟"  
اس نے حنید کی طرف دیکھا تھا۔

اور حنید نے نظریں جھکا لی تھیں۔

"اور اگر جواز بتائے بغیر نکاح ختم کروں یا ساری بات اپنے اوپر لے لوں تو میری ماں ایک لمحہ نہیں لگائے گی مجھے اس گھر سے نکالنے میں، بلکہ آئندہ کبھی میری شکل بھی نا دیکھے گی۔" اس نے تلخ لہجے میں کہا۔

"تو یہ آپ کی بد قسمتی ہے کہ آپ کو یہ شادی کرنی ہی پڑے گی" اس نے پھر حنید کی طرف دیکھا تھا۔

"زینی! ایسے مت کہو۔۔۔ تم میری بیوی ہو یہ میری خوش قسمتی ہے، میں نے بچپن سے تمہیں اور صرف تمہیں سوچا ہے اس حوالے سے، میں جانتا ہوں میرا رویہ کبھی بھی حوصلہ افزا نہیں تھا وہ میری نیچر ہے۔"

مگر اس دن میں نے جو بکواس کی i di'nt mean it میرا یقین کرو، وہ بس ایک moment تھا میں نے ایسا کبھی نہیں سوچا تھا" وہ اسے پھر سے یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"پلیز جو ہوا بھول جاؤ، پلیز زینی i am sorry...i really am اس نے یقین بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

مگر زینی کی نظریں ہر احساس سے خالی تھیں۔

\*\*\*\*\*

آج ان کی مہندی کی رسم تھی۔

ملٹی کلر کے لہنگے میں زینی اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ پہچانی ہی نا جا رہی تھی۔ رسم کا باقاعدہ آغاز ہوا تھا جب حنید اس کے پہلو میں آکر بیٹھا تھا۔

ان دونوں کی جوڑی اتنی شاندار لگ رہی تھی کہ ندا بھا بھی بلائیں لیتے تھک نا رہی تھیں۔

بڑوں نے رسم کر لی تھی اب ینگ پارٹی کی باری تھی۔

"حنید تم بھی کرو نا رسم۔" ندا بھا بھی نے اسے کہا تھا۔

"میں کیسے؟؟"

"کیسے کیا مطلب۔۔ زینی کے ہاتھ پر مہندی لگاؤ اور مٹھائی کھلاؤ چلو شہاباش"

فروا اور حنید کی نظریں ایک پل کو ملی تھیں۔ فروا نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دی تھی۔

گہرا سانس لیتے ہوئے اس نے انگلی کی پور پر مہندی لے کر زینی کی ہتھیلی پر لگائی تھی۔

اور برقی کا ٹکرا اسکے منہ کے قریب لے کر گیا تھا، جو زینی نے خلاف توقع کھالی تھی۔

اور حنید کے چہرے پر کھلتی مسکراہٹ سارے مجمعے نے دیکھی تھی۔

باقی بچی ہوئی مٹھائی اس نے اپنے منہ میں ڈال لی تھی۔

اور اسکے بعد جو بھنگڑے اس نے ڈالے تھے، دیکھنے والوں نے حیرت سے انگلیاں منہ میں دبا لی تھیں، کہ یہ وہی حنید ہے جو اکلوتے بھائی کی شادی پر سب کے کہنے کے باوجود بھی ہل کر نادیا تھا آج ناچ ناچ کر زمین سرخ کیے جا رہا تھا۔

جس نے کبھی ایک ٹھمری گا کر نادیا تھی، آج سر سے سر ملائے جا رہا تھا۔

\*\*\*\*\*

مہندی کی رسم اپنے اختتام کو پہنچی تھی۔

ہر کوئی اپنے کاموں میں مگن تھا جب بدحواس سی فروا، زینی کو کمرے میں ناپا کر باہر نکلی تھی اور حنید سے ٹکرا گئی تھی۔

"کیا ہوا۔۔ خیر تو ہے۔۔ کہاں بھاگی جا رہی ہو" حنید نے اسکی طرف دیکھتے ہوا پوچھا تھا۔

"وہ حنید! زینی کمرے میں نہیں ہے" ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس نے دھیرے سے کہا۔

"ہو گی یہی کہیں۔۔ پھوپھو کے پاس چیک کیا تم نے"

"ہاں۔۔ نہیں ہے وہاں" اس نے فکر مندی سے کہا۔

"تو کہاں گئی ہو گی"

"ایک منٹ۔۔ ایک جگہ ہے وہاں چیک کرتے ہیں" کہتے ہوئے وہ چھت کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی تھی۔

حنید نے بھی اس کے پیچھے قدم بڑھا دیے تھے۔

اور وہ اوپر اسی لہنگے میں، تمام زیورات پہنے۔۔ گھٹنوں میں سر دیے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے نیچے بیٹھی تھی۔



"زینی۔۔۔" فروا بھاگ کر اسکے پاس گئی تھی۔

جبکہ حنید اوٹ میں ہو گیا تھا۔

"زینی کیا کر رہی ہو تم یہاں۔۔۔ پاگل ہو گئی ہو" فروا کو حقیقی معنوں میں غصہ آ گیا تھا۔

"اٹھو نیچے چلو" اس نے کہا تھا۔

اور جواباً زینی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"فروا اگر وہ دن نا آیا ہوتا نا درمیان میں تو میں آج کتنی خوش ہوتی نا" اس نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا۔

"زینی! بس کر دو نا کتنا تھکاؤ کی اور خود کو؟ کیوں سوچتی ہو اتنا" فروا گہری سانس لیتے ہوئے اس کے ساتھ نیچے بیٹھ گئی تھی۔

"میں خود بھی تھک چکی ہوں فروا مگر یہ سوچیں۔۔۔ اسکا لہجہ میرا پیچھا نہیں چھوڑتے، تمہیں پتا ہے مجھے اسکے الفاظ بھول گئے ہیں۔۔۔ سچ میں مجھے نہیں یاد اس نے مجھے کیا کہا تھا، یاد کرنے کی کوشش کرتی ہوں کہ میں گئی کیوں تھی۔۔۔ میں تو جا کر واپس آ گئی تھی نا

فروا۔۔۔ پھر مجھے ایسے کیوں لگتا ہے میں وہیں کہیں رہ گئی ہوں،، واپس نہیں آ سکی۔۔ میں آ گئی تھی نا فروا۔" اسکی ذہنی رو جیسے بھٹک گئی تھی وہ بے ربط باتیں کر رہی تھی۔

اور فروا نے روتے ہوئے اسے گلے لگا لیا تھا۔

اسکی باتیں سن کر کلیجہ تو کسی اور کا بھی شق ہو رہا تھا وہ شکستہ قدموں سے واپس چلا آیا تھا۔

کہنے والے کو نہیں پتا ہوتا سننے والے پر بات کیسے اور کتنی حد تک اثر انداز ہو رہی ہے۔

بعض اوقات ایک سادہ اور بظاہر عام سی بات بھی کسی کا دل دکھا دیتی ہے، کیونکہ اس وقت وہ انسان کسی اور frame of mind میں ہوتا ہے اور اس طرح سے بات کو percive نہیں کر پاتا۔

اگر ہر انسان دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھے اور بات کرنے سے پہلے یہ سوچ لے کہ آیا میں خود یہ بات برداشت کر سکتا ہوں یا نہیں تو یقیناً کبھی بھی رشتوں میں دارڈیں اور دوریاں نا آنے پائیں۔

\*\*\*\*\*

مہندی کے بعد رخصتی اور ولیمہ سب کچھ بخیر و عافیت نیٹ گیا تھا۔

فروا اور حنید مہندی والی رات کے بعد سے زینی کی طرف سے محتاط ہو گئے تھے، مگر وہ قدرے نارمل رہی تھی۔

اور یہ بات ان دونوں کے لیے تسلی بخش تھی۔

زینی کا رویہ بھی ٹھیک ہو چکا تھا جیسا کہ اس واقعے سے پہلے تھا۔

وہ حنید سے بھی نارمل انداز میں بات کرتی تھی۔

مجموعی طور پر ان دونوں کے درمیان سب کچھ ٹھیک تھا وہ ہر طرح سے حنید کا خیال رکھتی تھی کھانے سے لے کر کپڑوں تک ہر چیز اسے وقت پر مل جاتی تھی۔ حنید کا ٹرانسفر شادی سے پہلے ہی ہو چکا تھا۔

شادی کے ہفتے بعد ہی وہ آفس جانا شروع کر چکا تھا۔

سب کچھ ٹھیک تھا مگر ایک چیز کی کمی تھی اور وہ تھی زینی کی حنید کے لیے محبت۔۔۔ وہ اچھی بیوی کا رول پلے کر رہی تھی بغیر محبت کے۔۔۔

وہ جو پہلے موقع ڈھونڈتی تھی اسے میسج کرنے کے اور اسکے کی جواب منتظر رہتی تھی۔

اب اسکے میسج پڑھ کر موبائل ایک طرف رکھ دیا کرتی تھی۔

جبکہ وہ بلا مبالغہ دن میں پانچ بار اسے آفس سے فون کرتا تھا۔

ایک وقت تھا جب اسکے میسج اگنور کرتا تھا اب خود دھڑا دھڑ میسج کیے جاتا تھا۔

ایسے لگتا تھا کہ وہ دونوں role reversal کھیل رہے ہوں۔

وہ پر امید تھا کہ ایک نا ایک دن زینی کی محبت ضرور جاگ اٹھے گی جو کہ فی الوقت کروٹ لیے چادر منہ پے تانے سو رہی تھی۔

اسی امید کے تحت وہ اسے اپنے ساتھ انگیج رکھتا تھا۔

کبھی میسج پر کسی ڈش کی فرمائش کر دیتا تھا تو کبھی شاعری بھیج رہا ہوتا تو کسی دن ڈنر کا پروگرام رکھ لیتا۔

\*\*\*\*\*

"ہیلو۔۔ کیا ہو رہا ہے؟" فروا نے کچن میں مصروف زینی کو جالیا تھا۔

"بریانی بنا رہی تھی۔" اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

تم کب جا رہی ہو واپس؟" بریانی کو دم پر رکھتے اس نے پوچھا تھا۔

"کیا واپس۔۔۔ تم دونوں تو بے وفا نکلے مجھے اکیلا چھوڑ کے آ گئے۔۔۔ دل نہیں لگتا اب

وہاں" اس نے خود پر مسکینت طاری کی۔

جوابا اس نے مسکراتے پر اکتفا کیا تھا۔

بریانی چونکہ تیار ہو چکی تھی وہ دونوں اندر کمرے میں آ گئی تھی۔

"زینی تم خوش ہونا؟" فروانے اسے دیکھا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے؟؟" اس نے جوابا سوال کیا تھا۔

"بظاہر تو سب ٹھیک لگتا ہے، مگر مہندی والی رات تم نے جو باتیں کی تھیں، میں بہت ڈر گئی

تھی۔۔۔ مگر اس کے بعد تمہارا رویہ شکر ہے ٹھیک ہو گیا ہے"



"مہندی والی رات میں شدید ڈپریشن میں تھی، پھر میں نے خود کو سمجھایا تھا کہ اس کے علاوہ میرے پاس کوئی آپشن نہیں ہے، اس لیے پھر حالات کے دھارے پے چھوڑ دیا سب" اس نے کہا۔

Welcome in to prime urdu novels & publications.

پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔ اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔

اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پروموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کرک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

اپنے ناولز کو ویب سائٹ کے ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یوٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پرموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنر کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔ کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انبکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

Whatsapp : 03335586927

Prime Urdu Novels Group Link

<https://www.facebook.com/groups/517883045059344/>

"تمہارا رویہ حنید کے ساتھ ٹھیک ہے سب کے سامنے یہ تو میں جانتی ہوں، مگر کیا واقعی میں سب ٹھیک ہے زینی" اس نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔  
وہ واقعی میں اسکی خیر خواہ تھی۔

اسکی فکر مندی دیکھ کر زینی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی تھی۔  
"ہاں واقعی میں سب ٹھیک ہے، شادی کرنا میرا اپنا فیصلہ تھا۔۔۔ تو اب کس بات کے نخرے دکھاؤں۔۔۔ جب شادی کی ہے تو نبھاؤں کی اسے، ان شاء اللہ" اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

اور جواب میں فروا بھی ان شاء اللہ کہتے ہوئے مسکرا دی تھی۔

\*\*\*\*\*

"زینی زینی۔۔۔" آفس سے آتے ہی وہ اسے پکارنے لگا تھا۔

"جی۔۔۔" وہ عجلت میں اندر آئی تھی۔

"کہاں تھی۔۔۔ کیا کر رہی تھی؟؟" کوٹ اتارتے ہوئے اسے پوچھا۔

"وہ پکن میں تھی۔۔۔ چائے بنا رہی تھی" اسکے ہاتھ سے کوٹ لیتے ہوئے اس نے کہا۔

"چھوڑو چائے کو۔۔۔ یہ بتاؤ آج کیا دن ہے۔۔۔ تمہیں یاد ہے کچھ؟؟" اسکے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے اس نے کہا۔

"آج۔۔۔ کیا ہے آج؟؟" اس کا انداز پر سوچ تھا۔

"تو مطلب تمہیں یاد نہیں ہے۔۔۔ میں صبح سے انتظار کر رہا ہوں کہ کب تم وش کرو گی مجھے، آفس میں بھی بار بار موبائل چیک کر رہا تھا۔"

وش۔۔۔ برتھ ڈے تو نہیں ہے آج ان کی۔۔۔ تو پھر

"ہاں برتھ ڈے نہیں ہے آج میرا" اس نے زینی کی سوچ پڑھ لی تھی جیسے۔

"آج۔۔۔ ہماری شادی کو ایک مہینہ ہو گیا ہے۔۔۔"

happy one month anniversary

اسنے مسکراتے ہوئے وش کیا تھا۔

اور زینی رسمی سا مسکرا دی تھی۔

وہ ہاتھ چھڑا کر جانے لگی تھی۔

"رکو کہاں جا رہی ہو؟ گفٹ تو لے لو" اسنے دوبارہ اسکا ہاتھ تھاما تھا۔

اس نے ٹراؤزر کی جیب میں سے ایک چھوٹی سی ڈبی نکالی تھی۔

اور اسکے سامنے کھولی تھی۔

سامنے ہی ایک نہایت دیدہ زیب انگوٹھی دیکھ کر زینی کی آنکھیں جھلملا گئی تھیں۔

ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا وہ جب بھی اس طرح لگاؤ کا مظاہرہ کرتا تھا، وہ ایسے ہی جذباتی ہو جاتی تھی۔



کبھی یہ سب کچھ اسکی زندگی کی سب سے بڑی آرزو تھی، لیکن آج جب اسکے پاس سب کچھ تھا، تو یوں لگتا تھا جیسے اسکا دل ہی بجھ گیا ہو، کوئی بھی چیز اسے مکمل خوشی نہیں دے رہی تھی۔

حنید انگوٹھی نکال کر اسکی انگلی میں پہنا چکا تھا، پہلے نکاح کے وقت دوسری بار منہ دکھائی میں اور یہ تیسری انگوٹھی تھی جو وہ اسے پہنا رہا تھا۔

"کیسی ہے؟" اسکے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"بہت پیاری ہے، شکریہ" اس نے صدق دل سے کہا تھا۔

"چلو! اب میری باری۔ تم بھی مجھے return gift دو" اسنے اپنی ہتھیلی اسکے سامنے پھیلائی تھی۔

وہ زینی کے احساس پر جمی برف پگھلانے کے لیے اس سے ایسی فرمائش کرتا رہتا تھا۔

مگر جواب میں اس نے جن نظر سے حنید کو دیکھا تھا۔ وہ نظریں چرا گیا تھا۔

یہ وہی حنید تھا جو زینی کے دیے گئے تحائف کو یہاں وہاں پھینک دیتا تھا۔

اب تک زینہ کی دی ہوئی شرٹس اور پرفیوم اسکی الماری میں یوں ہی لاپرواہی سے رکھے ہوئے تھے۔

یہ چیزیں شادی کے بعد جب اس نے الماری میں جوں کی توں گفٹ پیک میں لپیٹی دیکھی تھیں تو اسکا دکھ دوچند ہو گیا تھا جیسے۔

اتنی بے قدری اسکے تحائف کی کہ ایک بار کھول کر دیکھنے کی بھی زحمت نہیں کی گئی تھی۔ اور اب وہی حنید اس سے فرمائش کر رہا تھا تحفے کے لیے۔۔۔

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے۔۔ وہ سوچ کہ رہ گئی تھی۔

\*\*\*\*\*

یہ اس سے ٹھیک پانچ دن بعد کی بات تھی، حنید ان سب کو ڈنر پر لے کر جا رہا تھا۔ اور آج وہ زینہ کی گفٹ کی ہوئی شرٹ میں تھا۔

"زینو۔۔ کتنی دیر ہے، سب ویٹ کر رہے ہیں چلو" وہ بولتا ہوا اندر آیا تھا۔

"جی بس چلیں" آئینے کے سامنے کھڑی وہ اپنی تیاری کو فائنل ٹچ دے رہی تھی۔

سرخ رنگ کے خوبصورت سوٹ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو" اسے نظر بھر کے دیکھتے ہوئے حنید نے کہا تھا۔

اور وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

باہر سے مسلسل اپنے نام کی پکار پر وہ دونوں باہر آگئے تھے۔

\*\*\*\*\*

"ڈنر تو ہو گیا، یہ بتاؤ کس خوشی میں تھا یہ ڈنر" کھانے کے بعد اسد بھائی نے اس سے پوچھا تھا۔

"کیا آپ میں سے کسی کو بھی آئیڈیا نہیں کہ کس لیے تھا ڈنر" اس نے سب پر باری باری نظر ڈالی۔

"نہیں۔۔" سب نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"برتھ ڈے ہے آج میرا" اس نے خفگی بھری نظر سب پر ڈالی تھی۔

"اوہ۔۔۔ یار بتاتے نا پہلے"

"چلو کیک منگواؤ"

"زینی تم ہی کوئی ہنٹ دے دیتی"

ہر کونے سے الگ الگ آوازیں آنے لگی تھیں۔

"زینی کیسے ہنٹ دیتی یہ تو گھر سے ہی وش کر کے آئی ہو گی، اچھی طرح سے "ندابھا بھی نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

اسنے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا حنید اسے ہی دیکھ رہا تھا، وہ نظریں چراگئی تھی۔

یہ ہو سکتا ہے حنید کا برتھ ڈے ہو اور اسے یاد نا ہو، مگر اسنے اسے ابھی تک وش نہیں کیا تھا۔

ڈنر کے بعد وہ لوگ واپس آچکے تھے۔

آگے پیچھے وہ کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

جب زینی نے اسے برتھ ڈے وش کی تھی، اب وہ اتنی بھی کٹھور نا ہوئی تھی کے اسے وش بھی نا کرتی۔

وہ اسکے آگے تھے ایک دم مڑا تھا۔

اور تھنک یو کہتے ہوئے مسکرا کر اسے دیکھنے لگے تھا۔

بس روکھا سا وش۔۔۔ تم دیکھنا جب تمہارا برتھ آئے گا میں کیسے celebrate کروں گا۔  
ہماری زندگی کا یادگار دن ہو گا ان شاء اللہ" کہتے ہوئے وہ واشروم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

\*\*\*\*\*

گاڑی جھٹکے سے ہسپتال کے سامنے رکی تھی، اور وہ بھی جیسے خیالوں کی دنیا سے واپس آئی تھی۔

وہ ہسپتال کے اندر پہنچی تھیں اور دروازے میں ہی اسد بھائی سے ٹکراؤ ہو گیا تھا۔ "اسد بھائی حنید کیسے ہیں؟؟" بات کرتے ہوئے وہ روہانسی ہو گئی تھی۔

"ارے تم کیوں آگئی یہاں۔۔۔ ٹھیک ہے وہ" اسد بھائی نے ان دونوں کو دیکھتے ہو کہا تھا۔

وہ میں رونے لگی تھی۔



"زینی! حنید ٹھیک ہے، بس تھوڑی سی خراشیں آئی ہیں اگر زیادہ مسئلہ ہوتا تو میں گھر فون ناکر دیتا" انہوں نے تسلی دی تھی۔

"میں دوائیاں لے کر آتا ہوں تم لوگ اوپر چلے جاؤ، یہ سامنے ہی کمرہ ہے" کہہ کر وہ باہر چلے گئے تھے۔

وہ دونوں کمرے کے باہر آکر رکی تھیں۔

فروانے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا تھا اور خود باہر رکھے بیچ پر بیٹھ گئی تھی۔

زینی نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے تاثرات صحیح کیے تھے اور دروازہ دھکیل کر اندر آگئی تھی۔

سامنے ہی وہ بیڈ پر لیٹا تھا۔

اس کے بازو اور پاؤں پر پٹی بندھی تھی جبکہ سارے چہرے پر خراشیں تھیں اور زخم کی وجہ سے چہرہ سو جا ہوا تھا۔

اسکے چہرے پر تکلیف کے واضح آثار دیکھ کر وہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ پائی تھی۔

اس نے ابھی ابھی آنکھیں بند کی تھی۔

آہٹ محسوس کرتے فوراً سے آنکھیں کھولی تھیں۔

"زینی۔۔۔" اس نے پکارا تھا۔

اور وہ اسکے قریب آئی تھی۔

"ارے رو کیوں رہی ہو۔۔۔ میں ٹھیک ہوں بالکل" اس نے زینی کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

"کیسے۔۔۔ کیسے ہوا یہ۔۔۔؟؟" خود کو کمپوز کرتے ہوئے اس نے پوچھا اور بیڈ کے ساتھ رکھے سٹول پر بیٹھ گئی تھی۔

"تمہارے بارے میں سوچ رہا تھا کہ تمہارے برتھ ڈے پر تمہیں کیا گفٹ دوں کہ تم مان جاؤ۔۔۔ سوچتے سوچتے پتا ہی نہیں چلا کب میرا فوکس آؤٹ ہوا اور میں بانیٹ سے نیچے گر گیا" اس نے مسکراتے ہوئے تفصیل بتائی۔

"سوری۔۔۔ میری وجہ سے آپ اتنی ذہنی تناؤ کا شکار رہے اور آپ کو چوٹ لگ گئی"

"ارے سوری کیسا۔۔۔ بلکہ یہ چوٹ تو بڑی بخت آور ثابت ہوئی ہے، مجھے پتا چل گیا ہے کہ میری بیوی آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہے" مسکراہٹ تو جیسے چپک گئی تھی اسکے ہونٹوں سے۔

"یہ تو اٹل حقیقت ہے، محبت ہی تھی جس کی وجہ سے اتنی بڑی بات کے باوجود بھی شادی کر لی تھی، درمیان میں لگا تھا شاید محبت نہیں رہی اب۔۔۔ مگر آج جب فروا نے بتایا کہ آپکا ایکسیڈنٹ ہوا ہے، مجھے لگا تھا کہ اگلا سانس نالے پاؤں گی۔۔۔ پھر احساس ہوا محبت زندہ ہے۔" گہری سانس لیتے ہوئے اس نے کہا تھا۔

"تم نے مجھے معاف کر دیا۔۔۔ زینو؟؟؟" اس نے آس بھرے لہجے میں پوچھا۔  
"میرے دل میں موجود آپکی محبت مزید آپ سے خفا نہیں رہنے دیتی۔" اس نے بے چارگی سے کہا۔

"شکر الحمد للہ۔۔۔" کہتے ہوئے حنید گہری سانس لیتے کھل کر مسکرایا تھا۔  
"چلیں جی صلح ہو گئی ہو تو ہم بھی مزاج پر سی کر لیں جناب کی،" فروا نے جھانک کر کہا تھا۔

"تم چھپ کر ہماری باتیں سن رہی تھی۔۔۔" حنید نے اسے مصنوعی غصے سے گھورا۔

تم جانتی ہو زینی تم سے زیادہ ٹف ٹائم تو اس نے دیا ہے مجھے "لگے ہاتھوں اس نے زینی سے فروا کی شکایت بھی کر دی تھی۔

"ہاں تو اس سے تو ڈبل رشتے ہیں اس کا ساتھ ہی دینا تھا نائیں نے" فروا نے مسکرا کر زینی کو دیکھا تھا۔

"کوئی ڈبل نہیں چھوڑو میری بیوی کا پیچھا۔۔۔ آدھا پیار تو تم بانٹ لیتی ہو۔۔۔ کوئی لچھو باندر پسند کرو تاکہ چلتا کریں تمہیں جلدی سے۔۔۔ وہ فروا کو چڑا رہا تھا اور جوابا وہ اسے غصے سے گھور رہی تھی۔

اور زینی مسکراتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

غلطی کرنے والا اگر نادام اور شرمندہ ہو اور بار بار معافی طلب کر تو غلطی چاہے چھوٹی ہو یا بڑی معاف کر ہی دی جاتی ہے۔

رشتوں کی بقاء کے لیے ضروری ہے، کہ غلطیوں سے درگزر کر کے زندگی میں آگے بڑھ جائیں، اس سے پہلے کے چھوٹی چھوٹی رنجشیں، بڑے بڑے فسادات میں تبدیل ہو کر رشتوں کو کھوکھلا کر دیں۔

\*\*\*\*\*

ختم شد

